گہری فکریں از جناب مقبول طارق ۔ ناشر: طارق اکیڈمی سکھر ۔ صفحات: ۴۵۵
قیمت مجلد -/۳۰ روپے ۔

میرے دل میں ایسے نوجوانوں کے لیے بڑی محبت ہے جن کے دلوں میں تپش ہے، جن کے دماغ سوچتے ہیں اور جو روزمرہ زندگی کی عام ہماہمی میں کھو جانے کے بجائے فکر و کاوش سے حقیقت کا ایسا راستہ تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کسی اعلیٰ مقصد تک لے جائے۔ "گہری فکریں" کے مؤلف کو بھی میں نے ایسا ہی جوانِ بے تاب پایا۔

اس کتاب کا مواد فلسفیانہ اور پیرایۂ بیان ادبی ہے اور اس کے مؤلف نے زندگی کے متعلق کوئی اہم موضوع نہیں چھوڑا ۔ تحریر جدید لٹریچر کے مطالعہ کی آئینہ دار ہے ۔ مؤلف کی ساری بحثوں کو پڑھ کر میں نے جو رائے قائم کی ہے وہ یہ ہے کہ تمام ابواب کے شاخساروں پر ایک بڑے سوال کی بیل پھیلی ہوتی ہے ۔ لفظوں کو نچوڑیں تو اسی سوال کا رس نچڑنے لگتا ہے ۔ میں صرف دو جملے نقل کرتا ہوں:

"اگر ہمیں خدا نے پیدا نہیں کیا تو پھر ہمارا خالق کون ہے؟ ہم کس طرح پیدا ہوئے اور کس مقصد کے لیے پیدا ہوئے۔" (ص ۱۱۱)

"وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ ہم مقصدِ حیات تلاش کریں ۔ جب تک انسان اپنی منزل متعین نہیں کر لیتا، جب تک زندگی کے حقیقی مقصد کی سائنسی وضاحت نہیں ہو جاتی، ہم یونہی اندھیروں میں بھٹکتے رہیں گے۔"

نوجوان مؤلف کو میں عجیب الجھن میں دیکھ کر اپنے دل میں ہزار درد محسوس کرتا ہوں کہ وہ "لا" کی منزل کو پار کیے بغیر "الا" کا پرچم بلند کر رہا ہے اور سوال کے مرحلے میں ہوتے ہوئے سوال کا وہی جواب ہمارے سامنے رکھ دیتا ہے، جو مغربی فلسفے کی طرف سے پہلے سے موجود ہے ۔ جواب کیا ہے: "حیات برائے دوامِ حیات"۔ (ص ۱۱۲) اور اسی مفہوم کا دوسرا پیرایہ کہ: "زندگی کی سب سے بڑی فرحت زندہ رہنا ہے"۔ (ص ۱۱۸) نقطۂ جہد للبقا اور اس کے لیے منفعت و مسرت کی طلب اور درد و ضرر سے گریز اور دوسری عبارات کی شہادت کے مطابق تصوراتی دورِ ماضی کی اشتمالیت کے زیر اثر اشتراکی نظام کی کشش!

جس مادّہ پرستانہ طرزِ فکر (جس کے تحت علم کو حواس و قیاس کے دائروں تک محدود کر دیا گیا ہے) مثلاً پلوٹو بلازم کے متعلق ساری گفتگو میں، نظریۂ ارتقا کی بھرپور تائید اور فلسفۂ مافادیت وغیرہ کو اس کتاب میں مقبول طارق صاحب نے اپنے اختیار کردہ فلسفے کی حیثیت سے قبول کیا ہے۔ اس سے پیدا شدہ جدید تہذیب اور مغربی معاشرے، فلسفے اور سائنس کے خلاف جو مایوس کن تاثرات لکھے ہیں، وہ خود اس بات کے گواہ ہیں کہ وہ نظریات درست نہیں ہیں جن پر نئی دنیا تعمیر ہوئی ہے۔

بہر حال "گہری فکریں" کے حساس مؤلف سے ہم یہ امید کرتے ہیں کہ وہ کالج کے پڑھے ہوئے لٹریچر کو سامنے رکھ کر از سرِ نو مغرب اور فلسفۂ مغرب اور سائنس کی پیدا کردہ پیچیدگیوں کا مطالعہ بھی کریں اور خاص مواقع نکال کر اسلام کو اس شکل میں دیکھنے کی کوشش کریں جو علم اور جہل دونوں قسم کے ستر حجابوں کے پیچھے چلی گئی ہے۔ پھر وہ اُٹھیں اور ہمارے پیش رو طبقوں اور ان کے زیرِ اثر تعلیم یافتہ عناصر کو عقل کی جہالتوں کے چکر سے نکالیں۔ خاص طور پر فلسفے کے دائرے میں فضاؤں کو ایک ایسے عظیم نوجوان کا انتظار ہے۔

آخر مقبول طارق ہی وہ عظیم نوجوان کیوں نہ ہوں۔

فیوض الحرمین سیّد محمد عبدالعزیز شرقی - ناشر: المفضل، سرور روڈ، ملتان شہر، پاکستان
صفحات: ۹۶ قیمت: دس روپے

شرقی صاحب مردِ مومن ہیں اور اسی لیے شیدائے رسولؐ۔ پہلے اُن کی محبت بار بار انہیں مدینے لے جاتی رہی۔ اب تو ڈیرے ہی کوئے جاناں میں ڈال رکھے ہیں۔ اُن کی شاداب شخصیت سے، اُن کے جذب دروں کی وجہ سے نعتیہ شاعری کا سرچشمہ پھوٹا۔ نعتیں لکھتے ہیں اور والہانہ انداز سے پڑھتے ہیں۔ مروجہ فن کے اینچ پینچ سے ماورا بھی ایک نوع کی شاعری ہوتی ہے۔ جو عقل و جنون کی آمیزش سے ترکیب پاتی ہے جسے زمزمۂ عشق کہنا چاہیے۔ اُن کی محبت و عقیدت کا وزن شعر اُٹھا ہی نہیں سکتا۔ یہ تو اُن کا کمال ہے کہ شعر سے انہوں نے یہ ناممکن خدمت لے لی ہے۔ میں شرقی صاحب کے